امتِ وہابیہ کی بدحواسی

امام المناظرین مفسرِ قرآن
حضرت علامہ مولانا صوفی محمد اللہ دتا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ادارہ اشاعت العلوم

اُمّتِ وہابیہ
کی
بدحواسی

○

امام المناظرین حضرت علامہ
صوفی محمد اللہ دتا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

○

شائع کردہ
اِدارہ اشاعت العلوم وسن پورہ
لاہور - پاکستان

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ الله

وَ عَلٰى آلِكَ وَ اَصْحَابِكَ يَا حَبِيْبَ الله

نام کتاب: اُمتِ وہابیہ کی بدحواسی

مصنف: امام المناظرین حضرت علامہ مولانا
صوفی محمد اللہ دِتا نقشبندی، قادری مجددی رحمۃ اللہ علیہ

تعداد: دو ہزار

تاریخ اشاعت: شعبان المعظم ۱۴۳۴ھ
مطابق جون ۲۰۱۳ء

شرفِ اشاعت: ادارہ اشاعت العلوم وَن پورہ، لاہور

ہدیہ:

ادارہ اشاعت العلوم

جامع مسجد صوفی صاحب والی وَن پورہ، لاہور

فہرست

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ ط وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ ط

اَمَّا بَعۡدُ : مُلتان میں سُنّی کانفرنس کیا ہوئی اُمّتِ وہابیہ کی دُبر کا پھوڑا بن گئی جس نے ان کا چین حرام کر دیا ہے۔ بدحواس ہو کر ایسی بہکی بہکی باتیں کر رہے ہیں کہ پڑھنے سُننے والے کو یقین ہو جاتا ہے کہ اُمّتِ وہابیہ پوری کی پوری مالیخولیا کی مریض ہے۔

اُمّتِ وہابیہ کی پہلی بدحواسی

سنّی کانفرنس مُلتان کا منظر دیکھ اور سن کر اُمّتِ وہابیہ کا پِتّہ پانی ہو گیا، حالانکہ سُنّی کانفرنس مُلتان میں ۲۰ فیصد سُنّی بھی شامل نہیں ہوئے۔ اُمّتِ وہابیہ کے چند افراد نے فوراً ہی ایک تنظیم کا اعلان کر دیا جو کہ ۳۱ ر اکتوبر ۷۸ ۱۹ء بروز منگل کو مشرق میں شائع ہوا وہابیہ کی بدحواسی قابلِ داد ہے کہ تنظیم کے اعلان کی جو خبر شائع کی گئی ہے۔ اس کا عنوان ہے

"سوادِ اعظم اہلسنت کے نام سے علماء کی نئی تنظیم قائم کر دی گئی ہے"

"سوادِ اعظم اہلسنت کے نام سے" کا جُملہ اس بات پر روزِ روشن کی طرح شاہد ہے کہ یہ تنظیم نام نہاد سوادِ اعظم کی ہے، ان کا حقیقی سوادِ اعظم اہلِ سُنّت سے دُور کا بھی تعلق نہیں۔ اگر یہ بدحواس حقیقی اہلِ سنّت ہوتے تو خبر کا عنوان "سوادِ اعظم اہلسنت کے علماء کی نئی تنظیم قائم کر دی گئی" ہوتا۔

"سوادِ اعظم اہلِ سُنّت کے نام سے علماء کی" اور

"سوادِ اعظم اہلِ سُنّت کے علماء کی"

ان دونوں جُملوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ بے شک جھوٹے لوگ حافظہ جیسی نعمت سے محروم ہوتے ہیں۔

وہابیہ کی اس تنظیم کا امیر "سراج احمد" نامی کوئی غیر معروف وہابی ہے اور غلام اللہ پنڈوی اس تنظیمِ وہابیہ کا جنرل سیکرٹری ہے، غلام اللہ پنڈوی جانا پہچانا وہابی ہے سرفراز گکھڑوی اور غلام اللہ پنڈوی حسین علی واں بھچروی کی رُوحانی اولاد ہیں۔

غلام اللہ پنڈوی کی پہلی خباثت

ملاحظہ فرمائیں. لکھتا ہے.

فَمَنۡ یَّکۡفُرۡ بِالطَّاغُوۡتِ جو کوئی انکار کرے غیرِ خدا سے [1]

طاغوت کا ترجمہ غیرِ خدا کر کے اس وہابی نے ثابت کر دیا کہ خُدا کے سوا تمام مخلوق جنّات، فرشتے، انسان سب طاغوت (شیطان) ہیں کیونکہ خود غلام اللہ نے طاغوت کا معنیٰ شیطان کیا ہے اسی سُورۃ میں۔

اَوۡلِیَآءُ ھُمُ الطَّاغُوۡتُ کا ترجمہ ان کے رفیق شیطان ہیں [2] لکھا ہے.

اب ان وہابیوں سے ہم یہ پُوچھتے ہیں. بالخصوص غلام اللہ پنڈوی سے جس کے پیچھے وہابیہ نے شیخ القرآن کی دُم لگا رکھی ہے کہ یہ بتاؤ غلام اللہ پنڈوی، امیرِ تنظیم وہابیہ سراج احمد، غلام اللہ کا پیر حسین علی واں بھچروی، سرفراز گکھڑوی اشرف علی تھانوی، رشید احمد گنگوہی، قاسم نانوتوی صاحب اور دیگر تمام اُمّتِ وہابیہ خدا ہیں یا غیرِ خدا اگر پہلی بات درست ہے کہ یہ تمام خُدا ہیں تو تم پکے مُشرک ہو، اگر دوسری بات درست ہے کہ یہ سب وہابی غیرِ خدا ہیں تو ثابت ہوا کہ تم اور تمہارے تمام اکابر طاغوت یعنی شیطان ہیں۔

تنظیمِ وہابیہ کے جنرل سیکرٹری غلام اللہ پنڈوی کی اپنی تحریر سے ان کی تنظیم کا اصلی نام کھل کر سامنے آجاتا ہے کہ یہ سوادِ اعظم اہلِ سنّت کی تنظیم نہیں بلکہ اس کا حقیقی نام "تنظیمِ طاغوتاں" ہے۔

تنظیم طاغوتاں کے جنرل سیکرٹری

غلام اللہ پنڈوی کی دُوسری خباثت

[1] جواہر القرآن جلد ۱ صـ ۱۲۲ - [2]: جواہر القرآن جلد ۱ صـ ۱۲۳ -

غلام اللہ پنڈوی نے اپنے استاد حسین علی واں بھچروی کے اپنے عقیدہ کے مطابق بیان کیے ہوئے تفسیری فوائد و نکات کو ایک جگہ جمع کر کے اس کا نام "تفسیر بلغۃ الحیران" رکھا ہے اس میں لفظ طاغوت کی تفسیر یوں لکھی ہے۔

كُلُّ مَا عُبِدَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَهُوَ الطَّاغُوْتُ

یعنی اللہ کے سوا جس کی عبادت کی جائے وہ طاغوت ہے۔

ساتھ ہی لکھتا ہے۔

اس معنیٰ بموجب طاغوت جن اور ملائکہ اور رسول کو بولنا جائز ہوگا۔[1]

معلوم ہوا کہ وہابیہ کے نزدیک جن، فرشتے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شیطان کہنا جائز ہے (نعوذ باللہ من ہٰذہ الخرافات)

ان وہابیہ نے انبیاء اور اولیاء کی دشمنی میں بدحواس ہو کر طاغوت کے معنوں میں پوری پوری جہالت دکھائی ہے بھلا ان طاغوتوں سے پوچھو کہ اگر کوئی ظالم کسی نبی ولی کی پوجا کرے گا۔ وہ ظالم مشرک خود جہنم میں جائے گا، نبی اور ولی کو شیطان کیونکر کہا جائے گا۔ تمام نفوس مقدسہ انبیاء ہوں یا اولیاء اس بات سے بلند و برتر ہیں کہ ان کو شیطان کہا جائے۔ بلکہ ان نفوس مقدسہ کو طاغوت کہنے والے خود طاغوت ہیں،

وہابیہ کا روحانی باپ ابن عبدالوہاب لکھتا ہے

كُلُّ مَا عُبِدَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَرَضِيَ بِالْعِبَادَةِ فَهُوَ الطَّاغُوْتُ۔[2]

اللہ کے سوا جس کی عبادت کی جائے اور وہ اپنی عبادت سے راضی ہو پس وہ شیطان ہے۔

(صدق الکاذب)

صاحب روح المعانی لکھتے ہیں

[1]۔ بلغۃ الحیران ص ۴۳۔ [2]: الجامع الفرید مجموعہ رسائل ابن عبدالوہاب ص ۲۶۵۔

اَحَدٌ مِنْ عُقَلَاءِ لَمْ يَخْطُرْ بِبَالِهٖ رِضَا الْمَسِيْحِ وَعُزَيْرٍ وَالْمَلَائِكَةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ بِعِبَادَةِ مَنْ عَبَدَهُمْ[1]

اصحاب عقل و شعور میں سے کسی کے دل میں یہ خیال نہیں گذر سکتا کہ حضرت مسیح و عزیر اور ملائکہ علیہم السلام اپنے عبادت کرنیوالوں کی عبادت سے راضی ہوں۔

ان بے وقوف اور بے شعور وہابیہ سے پوچھا جائے کہ جب انبیاء، فرشتے اور اولیاء اپنی عبادت سے راضی نہیں ہو سکتے تو ان پاکیزہ نفوس کو شیطان کہنا اپنے ایمان کی فاتحہ خوانی نہیں تو اور کیا ہے۔

اے **تنظیم طاغوتاں** اُستی ہونے کا دعویٰ کرتے ہو۔ بتاؤ انبیاء فرشتے اور اولیاء کو شیطان کہنے کا عقیدہ سواد اعظم اہل سنّت کی کون سی کتاب میں ہے؟۔

فقیر دعویٰ سے کہتا ہے کہ قیامت تک تنظیم طاغوتاں سے اس بات کا جواب نہ بن سکے گا۔

تنظیم طاغوتاں کے جنرل سیکرٹری

غلام اللہ پنڈوی کی تیسری خباثت

لکھتا ہے۔

"آخرت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واسطے مومنوں اور کافروں کے شفاعت کریں گے کیونکہ پہلے ان کو معلوم نہ ہوگا۔ جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسول صلعم کہیں گے کہ اُصَیحَابِیْ اُصَیحَابِیْ تو کہا جاوے گا کہ تم کو معلوم نہیں کہ تیرے بعد انہوں نے کیا کچھ کیا تھا ..... پس معلوم ہو گیا کہ پہلے رسول صلعم کو علم نہ ہوگا۔ لہٰذا ان کافروں کے واسطے بھی شفاعت کریں گے[2] یہ خبیث مضمون سواد اعظم اہل سنّت کی کسی بھی کتاب میں نہیں، یہ صرف اِن طاغوتوں

[1]: روح المعانی پ ۲۲ ص ۸۷۔ [2]: بلغۃ الحیران ص ۲۷۳۔

کی ہی خباثت ہے۔

تفسیر نیشاپوری میں مَنْ ذَالَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ اِلَّا بِاِذْنِہٖ کے تحت لکھا ہے

یَعْلَمُ (مُحَمَّدٌ عَلَیْہِ السَّلَام) مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ (مِنَ الْاُمُوْرِ الْاَوَّلِیَّاتِ قَبْلَ خَلْقِ الْخَلَائِقِ) وَمَا خَلْفَھُمْ (مِنْ اَحْوَالِ الْقِیَامَۃِ وَ فَزَعِ الْخَلْقِ وَغَضَبِ الرَّبِّ وَ طَلَبِ الشَّفَاعَۃِ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ وَ قَوْلِھِمْ نَفْسِیْ نَفْسِیْ وَحَوَالَۃِ الْخَلْقِ بَعْضِھِمْ اِلٰی بَعْضٍ حَتّٰی بِالْاِضْطِرَارِ یَرْجِعُوْنَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاِخْتِصَاصِہٖ بِالشَّفَاعَۃِ ھُوَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَاھِدٌ عَلٰی اَحْوَالِھِمْ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمِنْ سِیَرِھِمْ وَمُعَامَلَاتِھِمْ وَ قِصَصِھِمْ وَ مَا خَلْفَھُمْ مِنْ اُمُوْرِ الْاٰخِرَۃِ وَاَحْوَالِ الْجَنَّۃِ وَالنَّارِ [1]

نوٹ:۔ اسی آیت مذکورہ بالا کے تحت بعینہٖ تفسیر روح البیان میں بھی ہے۔ [2]

ترجمہ:۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مخلوق کی پیدائش سے پہلے کے تمام معاملات کو جانتے ہیں اور مخلوق کے بعد کے تمام واقعات مثلاً روزِ قیامت کا حال مخلوق کی گھبراہٹ، رب تعالیٰ کا غضب انبیاء سے طلبِ شفاعت اور ان کا نفسی نفسی کہنا، مخلوق کا آپس میں ایک دوسرے کا حوالہ دینا، بالآخر مجبور ہو کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ کی طرف رجوع کرنا کیونکہ آپ ہی اس شفاعت کے لیے مخصوص ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مخلوق کے احوال کا مشاہدہ فرمانے والے ہیں اور ان کی سیرتوں، معاملات اور واقعات کو خوب جانتے ہیں اور آئندہ ہونے والے آخرت کے معاملات جنت اور جہنم کے احوال کو بھی جانتے ہیں۔"

"یہ ہے سوادِ اعظم اہلِ سنت وجماعت کا قرآن سے ماخوذ عقیدہ"

---

[1] تفسیر نیشاپوری جلد ۱ صفحہ ۲۶۵ مطبوعہ بمبئی۔ [2] روح البیان جلد ۱ صفحہ ۴۰۳۔

تنظیم طاغوتاں کے جنرل سیکرٹری غلام خاں کے والد رُوحانی نے جس حدیث شریف کا سہارا لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کا انکار کیا ہے اس حدیث مبارکہ کو مسئلہ شفاعت سے کوئی بھی تعلق نہیں۔

ایمان والو! خوب سُن لو وہابیہ کے اس عقیدہ کا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بے علمی کی بناء پر بروزِ قیامت کافروں کی سفارش فرمائیں گے۔ سوادِ اعظم اہل سنت کی کسی بھی کتاب میں ذکر نہیں ہے یہ صرف ان طاغوتوں کی ہی خباثت ہے۔

تنظیم طاغوتاں کے جنرل سیکرٹری

غلام اللہ کی چوتھی خباثت

نماز میں اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ کے متعلق لکھتا ہے کہ

اس (سلام) کا یہ معنی نہیں کہ یہ شخص (نمازی) منادی بالکسر (یعنی ندا کرنے والا) منادی بالفتح (یعنی جسے ندا کی جاتی ہے) کی شکل کا خیال کرے بلکہ اسی منادی کو بالفاظ خطاب ذکر کرتا ہے وگرنہ تو (اگر شکل کا خیال کر کے سلام عرض کیا جائے) لفظ ایھا النبی سے تحیت میں نماز فاسد ہو جائے گی؟ [1]

دیکھ لو ایمان والو! اس اُمّت وہابیہ کے نزدیک سرکارِ دو عالم حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل مبارک کا خیال کر کے نماز میں سلام عرض کرنا مفسد صلوٰۃ ہے۔

اُمّتِ وہابیہ سے ہم پوچھتے ہیں کہ ویسے تو تم اہل سنت بنتے ہو بد دیو بتاؤ۔ نشاندہی کرو۔ مذکورہ بالا مسئلہ اہل سنت کے کس فقیہہ نے کس کتاب میں لکھا ہے کہ سید الانبیاء کا خیال مفسدات صلوٰۃ میں سے ہے۔

فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَ لَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ ۚ اُعِدَّتْ لِلْکٰفِرِیْنَ ۝ [2]

---

[1] بلغۃ الحیران صفحہ ۳۳۷ مطبوعہ حمایت اسلام پریس لاہور۔ [2] سورۃ البقرۃ آیت ۲۴۔

ترجمہ: "اگر تم ایسا نہ کر سکو اور ہرگز نہ کر سکو گے۔ پس جہنم کی آگ سے ڈرو جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں جو کہ منکرین کے لیے تیار کی گئی ہے"

نوٹ: اگر "بلغۃ الحیران" اور "تفسیر جواہر القرآن" مؤلفہ غلام اللہ پنڈوی کی تمام خباثتوں کو تحریر کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب مرتب ہو جائے۔ بخوف طوالت ان ہی چند خبیث عقائد کو سپرد قلم کیا گیا ہے۔

وھابیہ کے ایجنٹ

اختر کاشمیری کی بدحواسی

لکھتا ہے "ناموس رسالت پر نورانی گروہ کی طرف سے ناپاک حملہ پہلی بار ان (ایڈیٹر بادبان) کے علم میں آیا ہے جبکہ ہمارے علم اور مشاہدے میں پہلے سے یہ بات موجود ہے کہ یہ (نورانی) جماعت یہودی الاصل، اسرائیلی النسل اور دشمن انبیاء ہے"۔[1]

اس عبارت میں ایجنٹ وہابیہ نے دو دعوے کیے ہیں۔

اول | نورانی گروہ کا دشمنِ انبیاء ہونا۔

دوم | نورانی گروہ کا یہودی الاصل ہونا۔

ایجنٹ وہابیہ اختر کاشمیری کا پہلا دعویٰ اور اس کی حقیقت

لیکن یہ بدحواسی دیکھئے کہ جب انبیاء علیہم السلام کے دشمن ثابت کرنے لگا تو انبیاء کی دشمنی کا ایک بھی حوالہ نورانی گروہ کی کسی کتاب سے نہ دے سکا۔

اُمّتِ وہابیہ کے انبیاء

نورانی گروہ کو جن لوگوں کا دشمن ثابت کرنے کی کوشش کی ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

---

[1]: ہفت روزہ "نقیب ملت" ۲۲ تا ۲۸ اکتوبر ۱۹۷۸ء ص ۴۔

(۱) محمد علی جناح (۲) ڈاکٹر اقبال صاحب (۳) اشرف علی تھانوی (۴) رشید احمد گنگوہی (۵) قاسم نانوتوی (۶) اسماعیل دہلوی (۷) حسین احمد مدنی۔

یہ ہیں اُمّت وہابیہ کے انبیاء جن کا نورانی گروہ دشمن ہے چونکہ ایجنٹ وہابیہ کا دعویٰ ہے کہ نورانی گروہ انبیاء کا دشمن ہے لہٰذا ہم یہ پوچھنے کا حق رکھتے ہیں کہ ایجنٹ صاحب ذرا یہ وضاحت کریں کہ مذکورہ بالا لوگوں میں سے کون کون تمہارا نبی ہے جن کا نورانی گروہ دشمن ہے یا مذکورہ بالا سب کے سب ہی انبیاء ہیں۔

ان مذکورہ بالا لوگوں میں سے دو کے متعلق تو ہمارے بھی علم میں ہے کہ اُمّتِ وہابیہ اُن کو نبی تسلیم کیے ہوئے ہے۔

اوّل رشید احمد گنگوہی **دوم** اشرف علی تھانوی۔

اُمّتِ وہابیہ کا پہلا نبی رشید احمد گنگوہی

ثبوت ملاحظہ ہو۔ عاشق الٰہی میرٹھی وہابی تذکرۃ الرشید کا مؤلف لکھتا ہے کہ۔

اوّلاً۔ اثناء کتابت میں ایک صاحب دل دیندار شخص کا جن کی صورت میں نے کبھی نہیں دیکھی بسبیل ڈاک لفافہ پہنچا کہ میں نے خواب دیکھا ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح لکھی جا رہی ہے"۔[1]

بھلا اس بددین وہابی مؤلف تذکرۃ الرشید سے کوئی پوچھتا کہ اے بے وقوف ذرا یہ تو بتا کہ جس شخص کی تو نے صورت ہی کبھی نہیں دیکھی تجھے یہ کیسے معلوم ہو گیا کہ وہ صاحب دل دیندار تھا۔

ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ یہ خواب من گھڑت ہے، صرف رشید احمد گنگوہی کو رسولِ مقبول کا لقب دینے کے لیے گھڑا گیا ہے۔

ثانیاً: یہ وہابی لکھتا ہے۔

"آپ کی (رشید احمد کی) مجلس مبارک کو غور سے دیکھا ہے تو نمونہ محفل سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پایا"۔[2]

---

[1]: تذکرۃ الرشید مطبوعہ میرٹھ ص ۸۔ [2]: تذکرۃ الرشید جلد ۲ ص ۶۷

گویا رشید احمد گنگوہی سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور اہلِ مجلس وہابیہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا نمونہ تھے۔ (معاذ اللہ)

اب ذرا رشید احمد کی مجلس جو عین نمونہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس کا تھا کا حال ملاحظہ فرمایئے۔

یہی وہابی لکھتا ہے کہ

"ایک بھرے مجمع میں (حضرت گنگوہی) کی کسی تقریر پر ایک نوعمر دیہاتی بے تکلف پوچھ بیٹھا کہ حضرت جی عورت کی شرم گاہ کیسی ہوتی ہے........... بے ساختہ فرمایا گیہوں کا دانہ۔" [1]

سُبحان اللہ! ایسا سوال تو کوئی بیوقوف بھی کسی لچے لنڈے سے نہیں کر سکتا۔ یہ ہے وہ مجلس جس کو سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس سے تشبیہ دی گئی ہے۔

یہی وہابی مؤلف تذکرہ لکھتا ہے کہ

"آپ (رشید احمد) نے کئی مرتبہ بحیثیت تبلیغ یہ الفاظ زبان فیض ترجمان سے فرمائے۔" "سن لو حق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے اور بقسم کہتا ہوں کہ میں کچھ نہیں ہوں مگر اس زمانہ میں ہدایت و نجات موقوف ہے میری اتباع پر۔" [2]

اے ایمان والو! تمام امتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا یہی ایمان و عقیدہ ہے کہ رسُولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلانِ نبوت سے لے کر تاقیامت ہدایت و نجات حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی اتباع پر موقوف ہے۔

رشید احمد گنگوہی کا یہ کہنا کہ میں ہی سب کا ہادی اور نجات دہندہ ہوں ذرا غور سے سوچئے کہ درپردہ یہ کس بات کا اعلان ہے اور یہ کہنا کہ حق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے یہ بھی اس بات کا ثبوت ہے کہ رشید احمد گنگوہی خود کو معصوم سمجھتا ہے۔ حالانکہ بنی نوع انسان میں صرف انبیاء اللہ ہی ہیں جو معصوم ہوتے ہیں۔ جو کچھ ان کی زبان سے نکلتا ہے وہ

۱؎: تذکرۃ الرشید جلد ۱ صـ ۱۱۰۔ ۲؎: تذکرۃ الرشید جلد ۲ صـ ۱۷۔

حق ہی ہوتا ہے کیونکہ نبوت اور جھوٹ آپس میں ضدیں ہیں جن کا اجتماع محال ہے۔

اُمتِ وہابیہ کا دُوسرا نبی اشرف علی تھانوی

اشرف علی کا مصدقہ دُرود و کلمہ ملاحظہ فرماویں۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْرَفُ عَلِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ؐ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ نَبِیِّنَا وَ مَوْلَانَا اَشْرَفَ عَلِیْ [1]

مذکورہ بالا دُرود و کلمہ پر ایک وہابی سے مناظرانہ گفتگو

وھابی: جناب مولوی صاحب یہ کلمہ اور درود ہماری کسی بھی کتاب میں نہیں ہے یہ تو اہلِ بدعت کا حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب پر بہتان ہے۔

فقیر راقم الحروف: جناب وہابی صاحب آپ نے اپنی تمام کتب پڑھی ہیں جو انکار کر رہے ہو۔

وھابی: نہیں جی میرا غریب کا اتنا مطالعہ کہاں، ہمارے دینی مدرسہ جامعہ اشرفیہ کے مفتی جمیل احمد صاحب فرماتے ہیں کہ یہ جھوٹ ہے افتراء ہے ہماری کسی کتاب کی یہ عبارت نہیں ہے۔

فقیر: جناب وہابی صاحب اگر تمہارے مفتی نے یہ کہا ہے کہ یہ سب کذب و افتراء ہے تو اس میں مفتی صاحب کا کوئی قصور نہیں یہ تو قرآن مجید کی صداقت ہے کہ اس نے منافقین کی یہ خصلت بیان فرمائی ہے۔

یَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ؕ	(منافقین) اللہ کی قسم اٹھا کر کہتے ہیں
وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ	ہم نے کوئی بُری بات نہیں کہی، بیشک
وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ [2]	انہوں نے کفر بکا ہے اور مسلمان ہو کر کافر ہو گئے۔

۱؎: رسالہ الامداد صفر ۱۳۳۶ھ صـ ۳۵۔ ۲؎: سورۂ توبہ آیت ۷۴۔

معلوم ہوا کہ منافقوں کی یہ فطرت ہے کہ اپنے بکواسات کا انکار کر دیتے ہیں۔

وھابی:۔ اچھا مولوی صاحب حکیمُ الاُمّت مولانا اشرف علی صاحب کے مُصدقہ کلمہ اور دُرود والی پُوری عبارت تو مجھے سُنا دو۔ ذرا دیکھوں تو!

فقیر:۔ لیجئے جناب وہابی صاحب! میں اصل اور پوری عبارت تمہارے سامنے پیش کر دیتا ہوں اور وُہ یہ ہے۔

اُمّتِ وہابیہ کے حکیم اشرف علی تھانوی کا مُرید اپنا واقعہ اشرف علی کی خدمت میں تحریر کر کے جواب چاہتا ہے۔

واقعہ:۔ ایک روز کا ذکر ہے کہ حسن العزیز دیکھ رہا تھا اور دوپہر کا وقت تھا کہ نیند نے غلبہ کیا اور سو جانے کا ارادہ کیا رسالہ حسن العزیز کو ایک طرف رکھ دیا لیکن جب بندہ نے دُوسری طرف کروٹ بدلی تو دل میں خیال آیا کہ کتاب کو پُشت ہو گئی ہے اس لیے رسالہ حسن العزیز کو اٹھا کر اپنے سر کی جانب رکھ لیا اور سو گیا۔ کچھ عرصہ کے بعد خواب دیکھتا ہوں کہ کلمہ شریف

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط

پڑھتا ہوں لیکن مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی جگہ حضُور (اشرف علی) کا نام لیتا ہوں۔ یعنی

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْرَفُ عَلِیٌّ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

پڑھتا ہوں۔ اتنے میں دِل کے اندر خیال پیدا ہوتا کہ تجھ سے غلطی ہوئی کلمہ شریف پڑھنے میں اس کو صحیح پڑھنا چاہیئے اس خیال سے دوبارہ کلمہ شریف پڑھتا ہوں، دل پر تو یہ ہے کہ صحیح پڑھا جاوے لیکن زبان سے بے ساختہ بجائے رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نام کے اشرف علی نکل جاتا ہے حالانکہ مجھے اس بات کا علم ہے کہ اس طرح درست نہیں لیکن بے اختیار زبان سے یہی کلمہ نکلتا ہے، دو تین بار جب یہی صُورت ہوئی تو حضُور (اشرف علی) کو اپنے سامنے دیکھتا ہوں۔ اور بھی چند شخص حضُور (اشرف علی) کے پاس تھے لیکن اتنے میں میری یہ حالت ہو گئی کہ میں کھڑا کھڑا بوجہ اس کے کہ رقت طاری ہو گئی۔ زمین پر گر گیا اور نہایت زور کے ساتھ ایک چیخ ماری، اور مجھ کو معلوم ہوتا تھا کہ میرے اندر کوئی طاقت

باقی نہیں رہی۔

اتنے میں بندہ خواب سے بیدار ہو گیا۔ لیکن بدن میں بدستور بے حسی تھی۔ اور وہ اثر ناطاقتی بدستور تھا۔ لیکن حالت خواب اور بیداری میں حضُور (اشرف علی) کا خیال ہی تھا لیکن حالت بیداری میں کلمہ شریف پر جب خیال آیا تو اس بات کا ارادہ ہوا کہ اس خیال کو دِل سے دور کیا جائے اس لیے پھر کوئی ایسی غلطی نہ ہو جائے بایں خیال بندہ بیٹھ گیا پھر دوسری کروٹ لیٹ کر کلمہ شریف کی غلطی کے تدارک میں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم پر درُود شریف پڑھتا ہوں لیکن پھر بھی یہ کہتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا وَمَوْلَانَا اَشْرَفَ عَلِیْ

حالانکہ اب بیدار ہوں خواب نہیں۔ لیکن بے اختیار ہوں، مجبُور ہوں زبان اپنے قابو میں نہیں۔

اس روز ایسا ہی کچھ خیال رہا۔ دُوسرے روز بیداری میں رقت رہی خوب رویا اور بھی بہت سی وجوہات ہیں، جو حضُور کے ساتھ باعثِ محبت ہیں۔ کہاں تک عرض کروں۔

جواب:۔ اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجُوع کرتے ہو۔ وہ بعونہ تعالےٰ متبع سُنّت ہے۔

فقیر:۔ لیجئے وہابی صاحب یہ ہے اشرف علی کے مُصدقہ کلمہ اور درُود کی عبارت۔ اگر کوئی وہابی اس عبارت میں ایک نقطہ کی بھی تحریف ثابت کر دے اسے پانچ صد روپیہ انعام دیا جائے گا۔

وھابی:۔ جناب مولوی صاحب میں نے ساری عبارت پڑھ اور خوب سمجھ بھی لی ہے۔ یہ تو صرف خواب کا واقعہ ہے۔ خوابوں پر کوئی حکم نہیں لگایا جاتا۔ اور اس میں حکیم الاُمت اشرف علی صاحب کا قصور بھی نہیں آپ تو خواہ مخواہ ان کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔

فقیر:۔ وہابی صاحب تم بڑے بھولے بھالے بنتے ہو پوری عبارت بغور پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ لا الہ الا اللہ اشرف علی رسُول اللہ پڑھنا تو بیشک خواب کا واقعہ ہے

لیکن اللھم صل علی سیدنا و نبینا و مولانا اشرف علی پڑھنا تو عین بیداری کا ہے۔ میں تو صرف یہ ثابت کرنا چاہتا ہوں کہ اشرف علی وہابیوں کے نزدیک نبی ہے۔

وھابی :- جناب صوفی صاحب آپ زبردستی نہ کریں خواب تحریر کرنے والا تو خود کہتا ہے۔ کہ مجھے اس کا علم ہے کہ لا الٰہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ درست نہیں اور وہ بیچارا چیختا اور روتا بھی ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ اس کلمہ اور درود کی طرف سے اس کے دل میں کراہت موجود ہے مولانا صاحب خدا کے لیے کچھ انصاف کرو۔

فقیر :- وہابی صاحب ناانصافی پر تو تم خود تلے ہوئے ہو اور مجھ سے انصاف کے طالب بنتے ہو مجھے یہ بات تسلیم ہے کہ اس واقعہ کے وقوع کے وقت اور اس واقعہ کو اشرف علی کی خدمت میں بطورِ سوال لکھتے وقت مرید صاحب کے دل میں غلط کلمہ اور درود کی کراہت موجود تھی۔ لیکن جب اشرف علی صاحب نے یہ جواب لکھ بھیجا کہ اس واقعہ میں تسلی ہے کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ متبع سنت ہے یعنی ایسا کلمہ اور درود پڑھنے میں کوئی قباحت نہیں۔ میں متبع سنت ہوں لہٰذا تم سے کوئی غلطی نہیں ہوئی۔ اس جواب سے مرید صاحب کی کراہت کو محبت میں بدل دیا اور اس کو تسلی دے دی کہ تجھ سے کوئی جرم سرزد نہیں ہوا۔ اب بتایئے کہ پیرو مرید دونوں کا کیا حکم ہے کیا کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْرَفُ عَلِیُّ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور درود اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ نَبِیِّنَا وَ مَوْلَانَا اَشْرَفُ عَلِیُّ تمہارے حکیم الامت کے مصدقہ ہوئے یا نہ۔

وھابی :- (ذرا خاموشی کے بعد) اچھا مولانا! آپ یہ بتائیں کہ آپ یہ کلمہ اور درود دیگر دیوبندی حضرات کے سر کیوں تھوپتے ہیں۔ حالانکہ کوئی دیوبندی یہ کلمہ اور یہ درود نہیں پڑھتا۔

فقیر راقم الحروف :- بھئی یہ اس لیے کہ کسی بھی دیوبندی نے اشرف علی کے مصدقہ کلمہ اور درود کی تکذیب و تردید نہیں کی اور یہ اصول ہے کہ عدم تردید و تکذیب تسلیم ہی کے قائم مقام ہوتی ہے۔

لہٰذا ثابت ہوا کہ یہ کلمہ اور درود تمام دیوبندی حضرات کو تسلیم ہے۔

وھابی :- مولانا میں نے اپنے علماء سے یہ سنا ہے کہ بعض اولیاء کرام نے اپنے مریدوں

سے اپنا کلمہ پڑھایا ہے وہ بزرگ تمہارے نزدیک کیسے ہیں اور ان کا کیا حکم ہے۔

فقیر :- وہ کون سے بزرگ ہیں اور کلمہ پڑھانے کا کس کتاب میں ذکر ہے۔

وھابی :- جناب مجھے اچھی طرح یاد نہیں غالباً حضرت شبلی اور جناب چشتی اجمیری کا واقعہ ہے۔

فقیر :- جناب ان بزرگوں کے اصل واقعات آپ نے خود اپنی آنکھوں سے پڑھے ہیں۔

وھابی :- جی نہیں۔

فقیر :- اچھا ان بزرگوں کے اصل واقعات میں تمہاری آنکھوں کے سامنے رکھ دیتا ہوں، پھر فیصلہ ہو جائے گا کہ اشرف علی اور ہمارے بزرگوں کے واقعات میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔

حضرت شیخ شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا واقعہ

سلطان الاولیاء حضرت نظام الدین دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔

ایک دفعہ ایک شخص شیخ شبلی کی خدمت میں آیا اور مرید ہونے کی خواہش کی شیخ صاحب نے فرمایا ایک شرط پر مرید کروں گا کہ جو میں کہوں تو وہی کرے اس شخص نے اقرار کیا۔ کہ میں وہی کروں گا جو آپ فرمائیں گے شیخ صاحب نے فرمایا تو کلمہ کس طرح پڑھتا ہے اس نے کہا۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

شبلی نے کہا اس طرح کلمہ پڑھ۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ شِبْلِیُّ رَسُوْلُ اللّٰہِ ط

مرید نے فوراً یہ کلمہ پڑھا۔

اس کے بعد شیخ شبلی نے کہا میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک کمینہ غلام ہوں، رسول اللہ تو آپ ہی ہیں میں نے صرف تیرے اعتقاد کا امتحان لیا ہے۔ [1]

[1] :- فوائد الفواد فارسی ص ۲۳۱۔

حضرت چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ

حضرت خواجہ فریدالدین رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات میں لکھتے ہیں۔

ایک دفعہ میں شیخ معین الدین کی خدمت میں حاضر تھا، اہل صفہ بھی موجود تھے، اولیاء اللہ کا ذکر ہو رہا تھا اتنے میں ایک شخص آیا اور بیعت کے لیے پابوسی کی، آپ نے اس کو بٹھا لیا۔ اس نے عرض کی کہ میں مرید ہونے آیا ہوں، فرمایا جو کچھ ہم کہیں گے کرے گا۔ اگر یہ شرط منظور ہے تو بے شک میں مرید کرلوں گا۔

اس نے کہا جو کچھ آپ کہیں گے وہی کروں گا۔ آپ نے فرمایا کہ تو کلمہ اس طرح پڑھتا ہے۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

ایک بار اس طرح پڑھ۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ چِشْتِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ

چونکہ راسخ العقیدہ تھا۔ اس نے فوراً پڑھ دیا۔ خواجہ نے اس سے بیعت لی، اور بہت کچھ خلعت اور نعمت عطا کی اور فرمایا میں نے فقط تیرا امتحان لیا تھا کہ تجھ کو مجھ سے کس قدر عقیدت ہے ورنہ میرا مقصود یہ نہ تھا کہ تجھ سے اس طرح کلمہ پڑھاؤں۔ میں کون اور کیا چیز ہوں، میں ایک ادنیٰ بندگان اور غلامانِ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوں، حکم وہی ہے جو تو اول سے کہتا ہے۔[1]

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

فقیر راقم الحروف :۔ لو جی وہابی صاحب! ان دونوں واقعات میں خط کشیدہ عبارت کو بغور پڑھو۔ اور فیصلہ کرو۔ کہ ان دونوں واقعات سے اشرف علی کے واقعہ کو کیا نسبت ہے؟

۱؎ :۔ مطلوب الطالبین ترجمہ فوائد السالکین ص ۲۳۔

وھابی :۔ میرے نزدیک تو یہ واقعات اشرف علی صاحب کے واقعہ سے بھی زیادہ بُرے معلوم ہوتے ہیں کیونکہ یہاں تو بزرگوں نے خود اپنا کلمہ پڑھوایا ہے۔ لیکن اشرف علی صاحب کے واقعہ میں تو یہ بات نہیں۔

فقیر :۔ وہابی صاحب! میرا تمام عمر کا تجربہ ہے کہ وہابی بے شعور ہوتے ہیں، تمہیں اتنا بھی علم نہیں کہ یہ بات اصول مناظرہ میں سے ہے کہ جب کوئی شخص اپنی بات کی خود ہی تردید کر دے تو وہ بات قابلِ استناد نہیں رہتی یعنی اس بات کو سند پکڑنا خلاف اصول اور جہالت ہے ان دونوں بزرگوں نے اپنے اپنے قول کی خود ہی تردید کر دی، جو کہ عبارات میں موجود ہے، لہٰذا مردود بات سند نہیں ہو سکتی۔

وھابی :۔ جناب مولانا صاحب! آپ میری ایک بات کا جواب دیں کہ یہ بات تو ثابت ہو گئی، کہ دونوں بزرگوں نے اپنی اپنی بات کی بیشک تردید کر دی جس سے مردود بات قابلِ حجت نہ رہی۔ لیکن یہ بات تسلیم شدہ ہے کہ اپنا کلمہ پڑھانے اور تردید کرنے میں کچھ تو وقفہ گذرا ہی ہو گا۔ خواہ دو چار منٹ ہی سہی۔ وہ وقت جو کلمہ پڑھانے اور تردید کے درمیان گذرا اس وقت میں پیر و مرید آپ کے نزدیک کیا تھے۔ کافر یا مسلمان؟

فقیر :۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ! کافر کیوں کر ہو سکتے تھے؟ مومن کامل تھے۔

وھابی :۔ واہ مولانا خوب کہی، کیا اپنا کلمہ پڑھانا کفر نہیں۔ کون کہتا ہے کہ ایسا کرنے سے کفر لازم نہیں آتا۔

فقیر :۔ بیشک اپنا کلمہ پڑھانے سے کفر لازم آتا ہے لیکن تمہیں یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ لزومِ کفر کفر نہیں ہوتا، بلکہ التزامِ کفر کفر ہوتا ہے۔

وھابی :۔ جناب ذرا لزومِ کفر اور التزامِ کفر کی وضاحت فرمادیں۔

فقیر :۔ لزومِ کفر کا معنیٰ یہ ہے کہ کسی شخص سے کوئی کفریہ کلمہ سرزد ہو گیا ہے جس سے قائل کا کافر ہونا لازم آتا ہے لیکن اس نے کسی دوسرے کی تنبیہہ پر یا خود ہی اس سے توبہ کر لی یا کہہ دیا کہ جو کچھ میں نے کہا ہے وہ درست نہیں بلکہ میں اس کے خلاف کو درست جانتا ہوں تو یہ شخص کافر نہیں ہوگا۔

التزام کفر یہ ہے کہ اپنے کہے ہوئے کفریہ کلمے کی صحت پر ڈٹا رہے۔ اور رجوع نہ کرے۔ اس سے وہ کافر ہو جائے گا۔

شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے واقعہ میں لزوم کفر تو ہے لیکن التزام کفر نہیں۔ لہٰذا انکے مومن کامل ہونے میں ذرا برابر بھی فرق نہ آیا۔ اور اشرف علی کا معاملہ تو بالکل برعکس ہے اس نے مرید کے کلمہ اشرف علی رسُول اللہ اور درُود اللھم صل علی سیّدنا ونبینا و مولانا اشرف علی کو درُست جانا بلکہ درُست کہہ کر مرید کے دِل سے کراہت بھی دُور کر دی۔ اب بتاؤ کہ اشرف علی اُمّتِ وہابیہ دیوبندیہ کے نبی اور رسُول ہیں یا نہیں بعض دیوبندی وہابیوں نے اپنے مفروضہ نبی اشرف علی کو اس کلمہ اور درُود سے برأت کا اظہار کرنے کو کہا۔ لیکن اشرف علی صاحب اتنے مطالبہ سے اور بپھر گئے۔ اور ان وہابیوں کو جھڑک دیا اور کہا میں ہرگز برأت کا اظہار کرنے کو تیار نہیں ہوں۔

وھابی :۔ کیا اس کا کہیں ثبوت ہے۔

فقیر راقم الحروف :۔ بھئی میں اپنے مسلک کا ایک ذمہ دار فرد ہوں بغیر ثبوت کے کبھی کوئی بات نہیں کرتا۔ لیجئے ثبوت ملاحظہ فرمائیے اشرف علی صاحب لکھتے ہیں۔

ایک مرتبہ لوگوں نے مجھے بڑا بدنام کیا۔ کہ نعوذ باللہ میں نے نبوّت کا دعویٰ کیا ہے اور سبب اس بدنام کرنے کا ایک شخص کا خواب تھا میں نے اس خواب کے جواب میں یہ لکھ دیا تھا کہ اس میں بشارت ہے کہ جس سے تمہارا تعلق ہے (یعنی مجھ سے) وہ متبع سُنّت ہے میرا جرم یہ ہے کہ میں نے اس خواب کو شیطانی وسوسہ کیوں نہیں کہا۔ اس کو بڑی شہرت دی گئی کتابوں میں اشتہاروں میں چھاپ چھاپ کر شائع کیا گیا۔ گالیوں کے خطوط آنے لگے کسی میں کافر کسی میں منافق کسی میں فاجر میں نے کسی کا جواب نہیں دیا۔ اتفاق سے اسی زمانہ میں سہارنپور کے مدرسہ کا جلسہ ہونیوالا تھا۔ مجھ کو مدعو کیا گیا۔ میں گیا حضرت مولانا خلیل احمد صاحب نے فرمایا کہ یہ موقع اچھا ہے مجمع ہے بدنامی بہت ہوئی ہے وعظ میں اپنا تبریہ کر دیا جائے۔ میں نے کہا۔ کہ میں اپنا تبریہ ہرگز نہ کروں گا۔[۱]

کیوں جی وہابی صاحب! اشرف علی کو اپنے کلمہ لا الٰہ الا اللہ اشرف علی رسُول اللہ اور درُود

---

[۱] :۔ الافادات الیومیہ حصہ ششم ص۱۲

اللھم صل علٰے سیّدنا ونبینا و مولانا اشرف علی کا کتنا التزام ہے۔ کہ اظہار برأت کے لیے تیار ہی نہ ہوئے۔

کہو جی وہابی صاحب! اب اشرف علی کے متعلق کیا فیصلہ ہے۔ وہابی بیچارے کو سانپ ہی سُونگھ گیا۔ والحمد للہ علٰے ذالك

دوستو! یاد رکھو وہابیہ رشید احمد کو رسُولِ مقبُول اور اشرف علی کو نبی یقین کیے ہوئے ہیں اس ہی لیے ایجنٹ وہابیہ اختر کاشمیری نے نُورانی گرُوہ کے متعلق انبیاء کے دُشمن ہونے کا دعویٰ کرکے اپنے ان ہی مفروضہ انبیاء کی دُشمنی کا حوالہ دیا ہے۔

ہمارا چیلنج ہے

کہ اُمّتِ وہابیہ اگر حقیقی سوادِ اعظم اہلسنت کے اکابرین میں سے کسی کی بھی کتاب سے کسی نبی اللہ کی گُستاخی ثابت کر دیں تو اس گُستاخ کے متعلق اپنی مرضی کے مطابق جو چاہیں ہم سے تحریر لے لیں اُمّتِ وہابیہ جس کتاب (تجانب اہلِ سُنّت) کو اُچھالتے پھرتے ہیں اس کے متعلق بھی فقیر ان وہابیوں کو دعوے سے کہتا ہے کہ تجانب اہلِ سُنّت کتاب میں کسی نبی اللہ یا کسی مشہور و مسلّم ولی اللہ کی کوئی گُستاخی نہیں۔

ایجنٹ وہابیہ اختر کاشمیری کا دُوسرا دعویٰ اور اسکی حقیقت

ایجنٹ وہابیہ اختر کاشمیری کا دُوسرا دعویٰ کہ نُورانی گروہ یہودی الاصل ہیں بھی بالکل بکواس ہے ہم از روئے قرآن مجید ثابت کر دیتے ہیں کہ دراصل یہودی کون ہے۔

اصل یہودی کی پہچان از روئے قرآن

اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں یہودیوں کی یہ خصلت بیان کی ہے۔

یُحَرِّفُوْنَ الْکَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِہٖ [1] یعنی یہ ذلیل لوگ باتوں کو بدلتے ہیں۔ بالخصوص وہ باتیں جو نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی عظمت پر دلالت کرتی ہیں اب ہم ثابت کرتے ہیں کہ یہودی خصلت وہابی ہیں یا اہل سُنّت۔

اختر کاشمیری کا امام اہلسنّت پر الزام

اختر کاشمیری ایڈیٹر نقیبِ ملّت امام اہلسنّت مولانا احمد رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر تحریف قرآنی کا الزام لگاتے ہوئے لکھتا ہے کہ

مولوی احمد رضا بریلوی نے تحریف قرآن جیسی جسارت کا بھی ارتکاب کیا ہے ملاحظہ فرمائیے۔ ان کی کتاب خالص الاعتقاد ص۶ مطبوعہ شیخ غلام علی فِیْ قُلُوْبِہِمْ مَّرَضٌ فَزَادَھُمُ اللّٰہُ مَرَضاً وَّلِاَھْلِ السُّنَّۃِ مِنَ اللّٰہِ احمد رضا۔

قرآن کی اصل آیت یہ ہے فِیْ قُلُوْبِہِمْ مَّرَضٌ فَزَادَھُمُ اللّٰہُ مَرَضاً وَّلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ بِمَا کَانُوْا یَکْذِبُوْنَ۔ [2]

ایڈیٹر نقیب ملّت نے خالص الاعتقاد کی عبارت نقل کرنے میں تحریف سے کام لے کر اپنے آپ کو یہودی الاصل والنسل ثابت کر دیا۔ امامِ اہل سنّت رضی اللہ عنہ کی پوری عبارت ملاحظہ ہو آپ وہابیہ کے متعلق لکھتے ہیں۔

محمد رسول اللہ صلےّ اللہ علیہ وسلّم کے فضائل سے جلتے اور جہاں تک ہو سکے تنقیص وکمی کی راہ چلتے ہیں۔ فِیْ قُلُوْبِہِمْ مَّرَضٌ فَزَادَھُمُ اللّٰہُ مَرَضاً وَّلِاَھْلِ السُّنَّۃِ مَنَّ اللّٰہِ اَحْمَدُ رِضَا آمین [3]

---

[1] :۔

[2] :۔ ہفت روزہ نقیب ملّت ۲۲ تا ۲۸ اکتوبر ۱۹۷۸ء ص۶ کالم ۲

[3] :۔ خالص الاعتقاد ص۶۔

اس یہودی الاصل والنسل ایڈیٹر نے عربی عبارت میں تحریف کرتے ہوئے آمین کے لفظ کو نقل نہیں کیا۔ فِیْ قُلُوْبِہِمْ مَّرَضٌ فَزَادَھُمُ اللّٰہُ مَرَضاً یہ قرآنی جملہ خبریہ ہے اور جملہ خبریہ کا آمین کے لفظ سے کوئی تعلق نہیں ہوتا کیونکہ آمین دعائیہ کلمہ ہے یہ ہمیشہ دعا کے بعد ہی کہا یا لکھا جاتا ہے۔

ثابت ہوا کہ لفظ آمین کا تعلق جملہ دعائیہ سے ہے اور جملہ دعائیہ قرآن نہیں وہ صرف وَلِاَھْلِ السُّنَّۃِ مَنَّ اللّٰہُ اَحْمَدَ رِضَا ہے جس کا ترجمہ ہے کہ اہل سُنّت کے طفیل اللہ تعالےٰ احمد رضا پر احسان فرمادے۔ اسی لیے اس دعا کے بعد آپ نے آمین کہا ہے بے شک جو جاہل چاند کی طرف تھوکتا ہے اسی کے منہ پر آپڑتا ہے۔

ایڈیٹر نقیب ملّت امام اہل سُنّت رضی اللہ عنہ کو محرّفِ قرآن ثابت کرتا کرتا خود ہی یہودی الاصل والنسل ثابت ہو گیا۔ والحمد للہ علےٰ ذالک۔

اعلان

ہمارے حوالہ جات کو غلط ثابت کرنیوالے کو ایک ہزار روپیہ فی حوالہ انعام دیا جائے گا۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

خبردار سنیوں ہوشیار

آگیا

دوسرا مودودی

آگیا

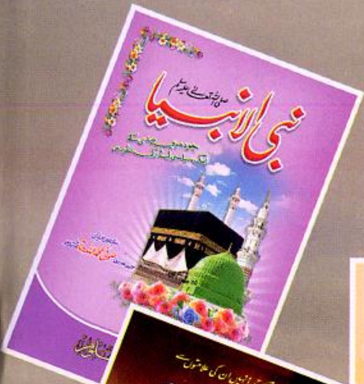
قادریت کا لبادہ اوڑھ کر

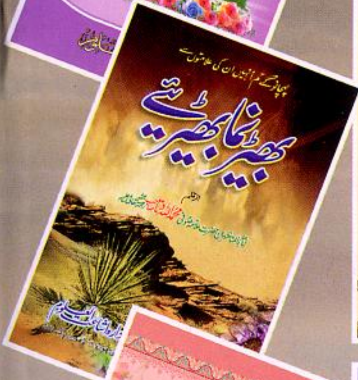
قرآن کی منہاج کا لیبل لگاکر

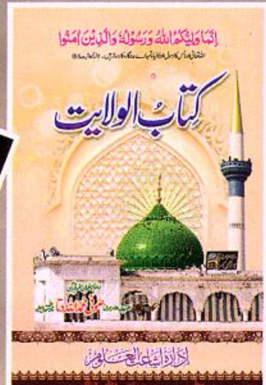
امام المناظرین مفسرِ قرآن

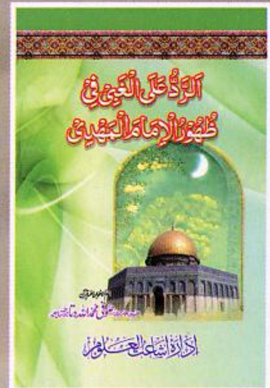
حضرت علامہ مولانا صوفی محمد اللہ دتا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

کی قابلِ مطالعہ کتابیں

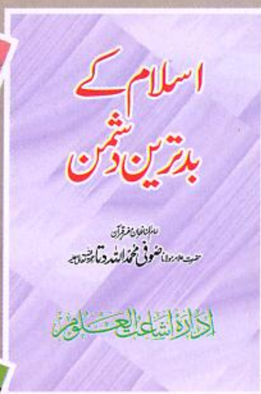


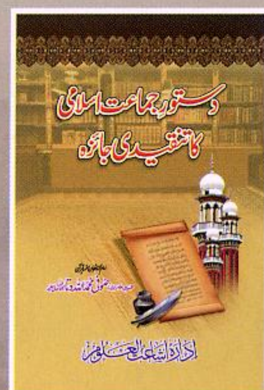


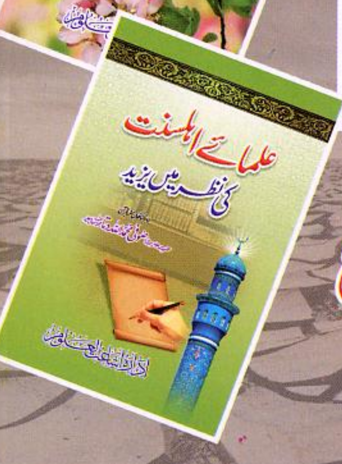












ادارہ اشاعت العلوم

جامع مسجد حنفیہ وسن پورہ لاہور